Monthly

KARWAN-E-QAMAR

Karachi

ماہنامہ

کاروانِ قمر

کراچی

دسمبر ۲۰۰۴ء

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

بُسطام شریف

شہرِ

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر و تقدیم: افتخار احمد حافظ قادری، راولپنڈی

ہمارے مہربان اور قدردان دوست، لائق صد فخر سیاح قابلِ افتخار زائر، مزاراتِ انبیاء و اولیاء کے قابلِ رشک عقیدت مند مسافر جناب افتخار احمد حافظ قادری اس مرتبہ ایک اور خوبصورت سفرنامے کی معطر یادوں کے ساتھ حاضر ہیں۔ دنیائے اسلام کے نامور روحانی بزرگ حضرت بایزید بسطامی علیہ رحمۃ الباری کے دلآویز حالات، نصیحت آموز اقوال، اور اُن کے فیض بخش مزارِ پرانوار کی دلربا تفصیلات پڑھئے اور دل و نگاہ کو مسرور کیجئے۔ ہم برادر گرامی قدر افتخار احمد حافظ قادری کے علم و عمل، ذوق و شوق اور وجد و کیف میں برکت و رحمت کے لئے دعا گو ہیں۔ (محمد صحبت خان کوہاٹی)

بسطام شریف کا نام آتے ہی فوراً حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی زبان پر آجاتا ہے آپ سے پہلے جتنے بھی اولیاء گزرے ہیں کسی کو بھی طریقت میں اس قدر ملکہ حاصل نہ تھا جتنا آپ کو۔

روایت ہے کہ جب آپ کی والدہ نے آپ کو مکتب میں بھیجا تو ایک دن سورۃ لقمان پڑھتے پڑھتے جب آپ اس آیت پر پہنچے (ان اشکرلی ولوالدیک) میرا شکر کرو اور اپنے ماں باپ کا شکر کرو تو آپ کے دل میں اس آیت کا بہت اثر ہوا۔ استاد سے درخواست کی کہ مجھے گھر جانے کی اجازت دیں تاکہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں کچھ عرض کر آؤں۔ جب گھر آئے تو والدہ

نے دریافت کیا، بیٹے کیوں آئے ہو؟ عرض کیا کہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر میرے دل پر بہت اثر ہوا میں اُس کے متعلق کچھ عرض کرنے آیا ہوں کہ دو جگہوں پر میں خدمت ادا نہیں کر سکتا یا تو مجھ کو خدا سے مانگ کر ہمیشہ کے لئے اپنی خدمت میں رکھ لو یا مجھ کو خدا کے حوالے کر دو تا کہ اسی کی خدمت میں لگا رہوں والدہ نے جواب میں فرمایا کہ برخوردار میں تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خدمت کے لئے چھوڑتی ہوں اور اپنا حق بخشتی ہوں جا اور خداوند تعالیٰ کا بن جا اس واقعہ کے بعد آپ نے بسطام کو چھوڑ دیا اور تیس سال تک جنگلوں میں ریاضت کرتے رہے تقریباً ایک سو تیرہ بزرگانِ دین کی خدمت کی اور سب سے فیض حاصل کیا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ذات بابرکات ہم میں ایسی ہے جیسے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں ہیں۔

شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری علیہ رحمۃ الباری تذکرۃ الاولیاء میں روایت کرتے ہیں کہ آپ کے والد محترم بزرگانِ بسطام میں سے تھے آپ کی کرامات کا ظہور اُسی وقت سے ہونا شروع ہو گیا جب آپ مادرِ شکم میں تھے آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اگر میں اپنے منہ میں کوئی مشتبہ لقمہ ڈالتی تو آپ پیٹ میں تڑپنے لگتے تھے اور جب تک میں اُس لقمے کو نکال نہ دیتی آپ آرام نہ کرتے تھے۔

ایک دن آپ حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں بیٹھے تھے امام نے فرمایا کہ بایزید وہ کتاب طاق سے اٹھا کر دو آپ نے فرمایا کہ کون سے طاق سے امام صاحب نے فرمایا کہ عرصہ سے تم یہاں رہتے ہو اور ابھی تک تم کو طاق کا پتہ نہیں آپ نے عرض کیا کہ مجھے اس سے کیا کام کہ آپ کی موجودگی میں سر اٹھاؤں حضرت امام نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ ہے تو واپس بسطام کو تشریف لے جاؤ کیونکہ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ جس کام کو میں سب کاموں سے بعد جانتا تھا وہ مقدم کام تھا یعنی والدہ کی رضامندی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک رات والدہ نے پانی طلب کیا میں کوزہ میں سے پانی لینے گیا مگر اس میں پانی نہیں تھا چنانچہ میں پانی لینے نہر پر چلا گیا مگر جب واپس آیا تو اس وقت تک والدہ سو چکی تھیں میں اسی طرح پانی لئے کھڑا رہا حتیٰ کہ سخت سردی کے باعث پانی جم گیا جب والدہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے مجھے یوں کھڑے دیکھ کر سبب دریافت کیا میں نے عرض کیا

کہ شاید آپ بیدار ہوں اور پانی طلب کریں اور میں موجود نہ ہوتا۔ اس ڈر کی وجہ سے میں کھڑا رہا یہ سن کر والدہ نے پانی پیا اور میرے حق میں دعا کی۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ آپ کی والدہ نے آپ سے فرمایا کہ بیٹا آدھا دروازہ کھول دو یہ کہہ کر وہ سو گئیں میں اب پریشان تھا کہ کون سا دروازہ کھولوں دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا۔ اسی پریشانی میں کہ والدہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر بیٹھوں دروازے میں ہی کھڑے کھڑے ساری رات گزار دی، صبح کے وقت میں نے دیکھا کہ جس چیز کی مجھ کو خواہش تھی وہ دروازہ سے اندر داخل ہوئی۔

ایک دفعہ آپ نے حج کا ارادہ کیا اور چند منزل کے سفر کے بعد ہی راہ سے واپس تشریف لے آئے لوگوں نے عرض کیا کہ بغیر حج کے واپس کیوں آئے، کیونکہ آپ نے کبھی اپنے ارادے کو بدلا نہیں فرمایا کہ راہ میں ایک زنگی کو برہنہ تلوار لئے ہوئے دیکھا جو مجھ کو کہہ رہا تھا واپس لوٹ جاؤ تو بہتر ہے ورنہ ابھی سر کو تن سے جدا کر دوں گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ خدا کو تو بسطام میں چھوڑ آیا ہے اور خود خانہ کعبہ کی طرف جا رہا ہے۔

ایک دفعہ عالمِ خلوت میں آپ نے ''سبحان ما أعظم شأنی'' حالت بے خودی میں کہہ دیا جب آپ اپنے مریدوں میں آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے ایسے الفاظ کہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ تمہارا دشمن ہو اگر دوبارہ یہ الفاظ میری زبان سے سنو تو مجھے مار مار کر میرے ٹکڑے اڑا دو اور یہ فرما کر ہر ایک کو ایک ایک چھڑی دے دی کچھ دنوں بعد آپ پر وہی حالت طاری ہوئی اور وہی الفاظ پھر کہے مریدوں نے حسب الارشاد آپ کو مار ڈالنے کا قصد کیا اور اندر داخل ہو گئے تو دیکھا کہ سارے مکان کے اندر آپ ہی آپ بھرے ہوئے ہیں، مریدوں نے بے تحاشا چھڑیاں مارنی شروع کر دیں مگر ان کو ایسا معلوم ہوتا جیسے پانی پر مار رہے ہیں کچھ وقت کے بعد جب آپ کی شکل چھوٹی ہو کر اپنی حالت میں آ گئی تو مریدوں نے تمام کیفیت عرض کی سن کر آپ نے فرمایا کہ بایزید تو یہ ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو وہ بایزید نہ تھا۔

نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ایک مصلی بھیجا آپ نے وہ مصلی واپس کر دیا اور کہلا بھیجا کہ مصلی میرے کس کام کا مجھے مسند درکار ہے۔ وہ بھیجو تا کہ تکیہ لگا کر بیٹھوں چنانچہ حضرت ذوالنون مصری نے یہ سن کر ایک نہایت اعلیٰ مسند آپ کو بھیجی لیکن آپ نے اس

کو بھی واپس کر دیا اور فرمایا کہ جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم تکیہ گاہ ہو اس کو کسی مخلوق کے تکیہ پر ناز نہ کرنا چاہئے اور نہ ہی اس کو اس کی ضرورت رہتی ہے۔

ایک دفعہ چند آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قحط کی شکایت کر کے دعا فرمانے کی درخواست کی اور عرض کی کہ بارش ہونی چاہئے۔ آپ اپنا سر مبارک گھٹنوں میں لے گئے چند لمحوں کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ جاؤ اپنے مکان کے پرنالوں کو درست کرو بارش آ رہی ہے اور اُسی وقت بارش برسنی شروع ہو گئی۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ نے ایک امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد امام نے پوچھا کہ آپ نہ تو کوئی کام کرتے ہیں اور نہ کسی سے کچھ لیتے ہیں پھر آپ کھاتے کہاں سے ہیں فرمایا کہ پہلے مجھے نماز کی قضا کر لینے دو ایسے شخص کی اقتداء میں نماز جائز نہیں جو روزی دینے والے کو بھی نہیں جانتا۔

ایک مقام پر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت جلدی آ جائے تا کہ میں اپنا خیمہ دوزخ کے کنارے لگا کر بیٹھ جاؤں اور وہ اس لئے کہ دوزخ مجھ کو دیکھ کر پست ہو جائے اور میں خلقت کے لئے راحت کا سبب بنوں۔ حضرت خاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو کہا کرتے تھے کہ تم میں سے جو شخص قیامت کے دن اہل دوزخ کا شفیع نہ ہو صرف وہ میرا مرید بنے، کسی نے یہ بات حضرت بایزید کے کانوں تک پہنچا دی جس پر آپ نے فرمایا کہ میرا مرید وہ ہے جو دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہو جائے اور جس کو دوزخ میں لے جائیں وہ اس کو پکڑ کر جنت میں کر دے اور اس کی جگہ خود دوزخ میں چلا جائے۔

ایک دفعہ ایک مرید نے رخت سفر باندھا اور روانگی کے وقت آپ سے وصیت طلب کی تو آپ نے اسے فرمایا کہ تین باتوں کا خیال رکھنا۔

اول: اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بدخلقی کو اپنی خوش خلقی میں تبدیل کر لینا۔

دوم: اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اول خدا کا شکر ادا کرنا اور پھر محسن کا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اُس کے دل کو تجھ پر مہربان کیا ہے۔

سوم: اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آ جائے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

کسی نے عرض کیا کہ حضرت کوئی وصیت کریں فرمایا کہ آسمان کی طرف دیکھ جب اس نے اوپر نظر اٹھائی تو پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں فرمایا کہ جس نے آسمان کو پیدا کیا ہے وہ ہر جگہ تمہارے حال سے واقف ہے اس لئے بس اس سے ڈرتے رہو۔

حضرت بایزید بسطامی کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرید کو جو بیس سال سے ایک دم کے لئے بھی آپ سے جدا نہ ہوا تھا جب بلاتے تو اس سے اس کا نام دریافت فرماتے ایک دن اُس مرید نے عرض کی کہ حضرت شاید آپ مذاق میں ایسا کرتے ہیں میں بیس سال سے آپ کی خدمت میں ہوں اور آپ ہر روز میرا نام دریافت فرماتے ہیں جس پر آپ نے فرمایا کہ میں مذاق نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے نام نے تمام ناموں کو میرے ذہن سے فراموش کر دیا ہے اگرچہ میں تیرا نام یاد کرتا ہوں لیکن پھر بھول جاتا ہوں اس پر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے یہ درجہ کس طرح حاصل کیا فرمایا کہ بچپن میں ایک رات میں گھر سے باہر نکلا تو چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اور سب لوگ محوِ خواب تھے اُس وقت میں نے ایک دربار دیکھا جس کے مقابلے میں تمام جہاں ذرہ کی مانند معلوم ہوتا تھا۔ دل میں ایک کیفیت سی پیدا ہوئی اور ایک عجیب حالت وارد ہوگئی میں نے کہا خداوندا! تیری اس قدر عالی شان درگاہ، مگر خالی، اس قدر اعلیٰ مگر پنہاں، اسی وقت غیبی آواز آئی کہ دربار کے خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اس طرف آتا نہیں اس واسطے ہم بھی نہیں چاہتے کہ اُس دربار میں کوئی داخل ہو پھر میں نے نیت کی کہ تمام خلقت کو چاہوں لیکن خیال آیا کہ مقامِ شفاعت تو سیدنا و مولانا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے، میں نے ادب کا لحاظ رکھا اُسی وقت ایک آواز سنی کہ اُس ادب کی وجہ سے ہم نے تمہارا نام بلند کیا کہ قیامت تک لوگ نہ بھولیں گے یعنی۔

سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے ہیں کہ مدت تک کعبہ کا طواف کرتا رہا لیکن جب خدا تک پہنچ گیا تو خانہ کعبہ میرا طواف کرنے لگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حاجی لوگ خانہ کعبہ کے گرد بدنی طواف کرتے ہیں اور رضا الٰہی کے طالب ہوتے ہیں لیکن اہلِ محبت عرشِ الٰہی کے گرد طواف کرتے ہیں اور اُس کے بقاء کے طالب ہوتے ہیں۔

اسی عارف باللہ اور سلطانِ وقت کے حضور سلام کے لئے ہم تہران سے سفر کرتے چلے آ رہے تھے رات ساڑھے نو بجے بس نے ہمیں شاھرود شہر میں اتار دیا کیونکہ بسطام شریف جی ٹی روڈ پر نہیں بلکہ شاھرود سے بسطام شریف کے لئے روانہ ہونا پڑتا ہے۔ شاھرود تہران کی نسبت چھوٹا شہر ہے جس کی وجہ سے یہاں مسافر خانے اور ہوٹل وغیرہ بھی کم ہیں اور ویسے بھی زائرین اس طرف بہت کم آتے ہیں کیونکہ وہ یا تو زاہدان سے سیدھا مشہد مقدس یا پھر زاہدان سے قم اور تہران سے ہوتے ہوئے مشہد مقدس نکل جاتے ہیں۔ میری معزز زائرین کرام سے درخواست ہے کہ اگر وہ تہران آئیں تو بسطام شریف اور خرقان شریف بھی ضرور حاضری دیں کیونکہ مشہد مقدس جانے والی بس اور ٹرین شاھرود سے ہی ہو کر گزرتی ہے اگر شاھرود اتر جائیں اور صرف دو چار گھنٹے ان مقامات پر حاضری کے لئے وقف کر دیں تو ان شاء اللہ بہت زیادہ اجر وثواب اور تسکین روح نصیب ہوگی۔

رات کافی ہو چکی تھی اس لئے سڑک کے کنارے واقع ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔ ریسٹورنٹ کا عملہ انتہائی اخلاق اور محبت سے پیش آیا اور جب انہیں پتہ چلا کہ ہم بسطام شریف اور خرقان شریف کی زیارت کے لئے آئے ہیں تو بہت خوش ہوئے اور پھر ہمیں ان مقامات سے متعلق اور بھی معلومات فراہم کیں۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد قریب ہی ایک ہوٹل ''نادر'' میں دو کمرے کرایہ پر لئے۔ ہوٹل صاف ستھرا اور سردی سے بچاؤ کے لئے ہیٹر لگے ہوئے تھے۔ اسی طرح ہوٹل کا منیجر بھی انتہائی خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ دن کی بقیہ نمازیں ادا کیں اور صبح کا پروگرام طے کر کے سو گئے۔

حضرت بایزید بسطامی سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ بندہ اپنے کمال کو کس وقت پہنچتا ہے فرمایا جب وہ اپنے عیبوں کو پہچان لے اور مخلوقات سے کسی قسم کا طمع نہ رکھے تب جس قدر وہ اپنے نفس سے دور ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوگا۔

نمازِ فجر ادا کی اور ہوٹل سے باہر آئے تو پتہ چلا کہ رات ہلکی ہلکی برفباری ہوتی رہی جس کی وجہ سے یہ چھوٹا سا شہر انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا۔ رات والے ہی ریسٹورنٹ میں ناشتہ کیا اور ایک ٹیکسی کر کے بسطام شریف روانہ ہو گئے۔ بسطام شریف شاھرود شہر سے تقریباً ۸ کلومیٹر پر واقع ہے۔ سارے راستے ہلکی ہلکی برفباری ہوتی رہی بسطام شریف پہنچے یہ ایک چھوٹی سی بستی ہے جسے

حضرت بایزید بسطامی کے قدوم مبارک نے رشک عرشِ بریں بنا دیا ہے۔ ایک وسیع حرم میں دو لمبوتری شکل کے گنبد دور سے ہی نظر آ جاتے ہیں۔ اسی عمارت میں حضرت امام جعفر صادق کے صاحبزادے امام زادہ محمد کا مزار مبارک ہے۔ حرم سے باہر کھلی فضا میں اس طائر نورانی شہبازِ لامکانی حضرت بایزید بسطامی کا مزارِ مبارک لوہے کے جالی دار ایک چھوٹے سے حجرہ میں ہے لوحِ تربت سنگِ مرمر کی ہے جس پر کچھ آیات کندہ ہیں اور شیشے کے فریم سے کور ہے۔ اوپر چادر، جائے نماز اور قرآنِ پاک پڑے ہوئے ہیں آگے ہو کر حضرت سلطان العارفین کی خدمتِ اقدس میں سلام پیش کیا۔ قبر مبارک کو بوسہ دیا اور پھر قبر مبارک پر رسم چادر پوشی ادا کی اُس کے بعد آپ کے رخِ انور کی طرف بیٹھ گئے اور ایک مختصر سی محفل ذکر منعقد کی جس میں حضرت سعدی کی مشہورِ زمانہ رباعی (بلغ العلیٰ بکمالہٖ) قصیدہ بردہ شریف کے اشعار، مولانا جامی کی نعت (نسیما جانب بطحا گزر کن) اور پھر کھڑے ہو کر حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کا مشہورِ زمانہ سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پیش کیا۔ ختم شریف کے بعد دعا اور پھر شیرینی تقسیم کی۔

حضرت بایزید بسطامی کے وصال کے بعد کسی مرید نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حضرت آپ نے منکر و نکیر سے کس طرح نجات پائی۔ آپ نے فرمایا کہ اُن کے سوال پر میں نے کہا کہ اس سوال سے تمہارا مقصد پورا نہ ہو گا تم واپس جا کر اُسی سے پوچھو جس نے تم کو بھیجا ہے کہ میں اس کا کیا ہوں جو کچھ وہ کہے وہ ہی ہوں گا میرے کہنے سے وہ میرا رب نہ بنے گا جب تک کہ وہ نہ کہے کہ یہ میرا بندہ ہے۔

وصال کے بعد حضرت احمد خضریہ کی بیوی آپ کی زیارت کے لئے آئیں زیارت سے فارغ ہو کر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بایزید کون تھا۔ لوگوں نے کہا آپ کو بہتر معلوم ہے فرمایا کہ ایک رات میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی ایک گھڑی آرام کے بعد آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھا کہ مجھ کو آسمان پر لے گئے ہیں عرش کے نیچے ایک بے پایاں جنگل دیکھا جس میں ہر درخت کے پتے پر بایزید ولی اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ سبحان اللہ۔

شیرینی تقسیم کرنے کے بعد کچھ دیر آپ کے حضور بیٹھے رہے نگرانِ مزار نے ہمیں آپ

کے مزارِ مبارک سے ایک چادر پیش کی جس پر ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ ہمیں حضرت ابوالحسن خرقانی کی حلیہ گاہ کی زیارت کروائیں۔ وہ چابی لے کر آئے اور ہمیں حضرت ابوالحسن خرقانی کی حلیہ کی بھی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا۔ یہ بھی ایک انتہائی متبرک اور پرتکلف مقام ہے کہ جہاں پر حضرت ابوالحسن خرقانی معتکف رہے۔ آج ہم وہاں شکرانے کے نفل ادا کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی قسمت پر بھی ناز کر رہے ہیں کیونکہ اس عارفِ باللہ کا قرب ایک کیف کی حالت طاری کئے ہوئے ہے۔

بعض بزرگوں نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ تصوف کیا ہے؟ فرمایا کہ آرام کا دروازہ اپنے اوپر بند کر لینا۔ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی زیارت کے لئے آئے تو کچھ وقت کے بعد واپس جانے لگے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے فرمایا کہ یہ ایسی جگہ ہے کہ اگر کسی کی کوئی چیز کہیں گم جائے تو یہاں آ کر تلاش کرے۔

حلیہ گاہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں الوداعی سلام پیش کیا۔ شدید برفباری ہو رہی تھی اور ایک عجیب سماں تھا، باہر نکلے اور ایک گاڑی میں سوار ہو کر خرقان شریف حضرت ابوالحسن خرقانی کی زیارت کے لئے چل پڑے۔ ان شاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں آپ حضرت ابوالحسن خرقانی کی خدمت میں حاضری کی تفصیل پڑھیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس عظیم شخصیت کے ہاں ہماری حاضری کو قبول و منظور فرمائے اور اس نگاہِ کرم سے بھی محروم نہ رکھے جو ان بزرگان پر رہتی ہے۔ (آمین) قارئین اگر آپ حضرت بایزید بسطامی اور حضرت ابوالحسن خرقانی کے مزاراتِ مبارکہ کی رنگین تصاویر کی زیارت کرنا چاہتے ہیں تو بندۂ ناچیز کا سفرنامہ ایران وافغانستان مبلغ -/250 روپے کا منی آرڈر ارسال کر کے منگوا سکتے ہیں۔

(مکان نمبر 6 - 999/A، گلی نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی)

راولپنڈی میں ماہنامہ کاروانِ قمر کراچی کے مدیران

محمد صحبت خان کوہاٹی اور ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

کی تالیفات کے لئے درج ذیل پتہ پر رجوع کیجئے

مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی۔ فون : 552781